تھے جن کا دل کے دورے سے انتقال ہوگیا ہے۔ ان کے احباب کا دعویٰ ہے کہ جیل کے سنگین حالات اور تشدد و اذیت رسانی کا جو معاملہ البانوی مخالفین حکومت سے ہے اس کی وجہ سے متذکرہ وفات واقع ہوئی ہے۔

جناب شمبسو مرحوم (عمر ۳۱ سال) کے خلاف جو سکول ٹیچر تھے اور ۱۲ سال کی لمبی سزا بھگت رہے تھے، حکومت کا الزام یہ تھا کہ ان کا رویہ سوشلسٹ حکومت کے لیے ضرر رساں تھا۔

ایک افسر کا یہ کہنا ہے کہ ۱۹۸۱ء سے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کے باوجود کوسوو میں حالات درست نہیں ہوئے۔ ۳۵ ہزار البانیوں کے خلاف اب تک مقدمات چلائے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود مخالفانہ مطبوعات برابر سامنے آرہی ہیں، مختلف سلوگن اور فقرے در و دیوار پہ اس تیزی سے آتے ہیں کہ حکومت کے کارندے ایک بار انہیں مٹا نہیں پاتے کہ نیا ردّہ چسپاں ہو جاتا ہے۔ حکومتی تنصیبات کے پاس بم پھٹتا ہے مگر پبلک میں سے کوئی شخص گواہی دینے والا نہیں ملتا۔

تاریخ کا عجیب مذاق ہے کہ بلغاریہ والے کمیونسٹ ہوتے ہوئے مسلمانوں کے نام بدل رہے ہیں اور ادھر تھائی لینڈ والے کمیونسٹ دشمن ہوتے ہوئے یہی تجربہ دہرا رہے ہیں۔ حالانکہ تھائی لینڈ کے بدھسٹوں کو وہ تجربہ فراموش نہ ہونا چاہیے جس سے ان کے لامے اور چیلے دوچار ہو چکے ہیں۔

مگر دلچسپ یہ ہے کہ بلغاریہ والوں نے جو تجربہ جبر و تشدد سے شروع کیا، اسے تھائی لینڈ والوں نے بڑے ٹھنڈے طریقے سے چلایا ہے۔ تھائیوں نے اپنا کام سکول کے بچوں سے شروع کیا ہے۔ جبر کے بجائے انعام کا راستہ اختیار کیا ہے۔ یعنی جو بچے نام بدلیں اُن کی فیسیں ۸ ڈالر سے ۴ سینٹ (امریکی) تک معاف کر دی جائیں گی۔ ساتھ ہی نام نہ بدلنے کی صورت میں جو نتائج آئندہ نکلیں گے وہ بھی بتائے جاتے ہیں۔

ساتھ ہی پرائمری تعلیمی افسر نے حکم دیا ہے کہ سکولوں میں بدھ کے بڑے بڑے مجسمے نصب کیے جائیں۔

تھائی لینڈ سے ملحق اور اس کے زیر قبضہ ایک مصیبت زدہ علاقہ پٹانی (PATTANI) کا بھی